السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی بیوی کادودھ پی لیا اوراس وجہ سے بیوی کواپنے اوپر حرام جان کرطلاق دے دی پھر ایام عدت میں ایک مولوی کے کہنے سے یااپنے ہی طور سے.جماع کرلیا پس کیا بیوی کادودھ پی لینے سے زید پراس کی بیوی حرام ہوگئی ؟اورکیا حرام سمجھ کردی ہوئی طلاق شرعا معتبر ہوگی اگر معتبر ہوگی کیا زید کاعدت کے اندررجوع کرلینا درست اور صحیح ہوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید پراس یک بیوی حرام نہیں ۔حرمت رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچہ مدت رضاعت یعنی : دوبرس کی عمر کے اندرکسی عورت کادودھ پی لے ۔ دوبرس کی عمر کے بعددودھ پینے سے حرمت نہیں ثابت ہوتی آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں انما الرضاعة من الجماعة(بخاری) لایحرم من الرضاع إلا مافتق الامعاء فی الشدی (ترمذی) عن ابن عباس قال : لارضاع الاماکان فی الحولین (دارقطنی) وغیرہ ۔لیکن شوہر کےلیے احتیاط اس میں ہے کہ اورامام داود علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ حضرت سالم مولیے ابی حذیفہ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے رضاعت کبیر کے قائل ہیں پس ورع واحتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس بیوی کادودھ نہ پیئے کیوں کہ سلف میں حضرت عائشہ سے قطعی پرہیز کیا جائے ۔

صورت مسؤلہ میں زیدکی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی اس کی اس مسئلہ سے ناواقفی ولاعلمی وقوع طلاق سے مانع نہیں ہوگی ۔

واما شرط الطلاق علی الخصوص فشیئان اَحدھما : قیام القید فی المرأة نکاحا وعدة والثانی : قیام حل محل النکاح حتی لوحرمت بالمصاہرة بعدالدخول بہا حتی وجبت العدة فطلقھا فی العدة لم یقع لزوال الحل واذا طلقھا ثم راجعھا یبقی الطلاق وإن کام لایزل الحل والقید فی الحال (الخ عالکیر 63/2)

اگر زید نے طلاق رجعی دی تھی تورجوع کرنا درست ہوااوراگر طلاق بائن دی تھی تورجوع کرنے سے اس کی مطلقہ اس کی زوجیت میں واپس نہیں آئی اوریہ رجوع کرنالغو ہے ۔ہاں اگر یہ مطلقہ راضی ہوتونکاح جدید کے ذریعہ اس کواپنی زوجیت میں لاسکتا ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 271

محدث فتویٰ